۱۸۴۸۱۴
۹۱۳۵۵۴
س-س

DAMAGE
BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188814

UNIVERSAL
LIBRARY

سلسلۃ الملوک

جسکو ڈاکٹر سر سید احمد خاں صاحب مرحوم نے

سنہ ۱۸۵۲ء میں منصف درجہ اوّل شاہجہان آباد (دہلی)

ہونے کے زمانہ میں تصنیف کیا اور چھپوایا تھا

اب سنہ ۱۸۹۹ء میں اسکو بجنسہ نقل کر کے

مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور میں باہتمام منشی محمد عبد العزیز مینجر کے چھاپا گیا

قیمت فی جلد ۴ر

سلسلۃ الملوک
Checked 1969
Checked 1963
CHECKED 1951
Checked 1965
CHECKED 1958

۱۲۹۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام والصلواۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر خلقہ وعلی آلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام۔ اللہ اور اللہ کے رسول کی حمد ونعت کے بعد سید احمد خاں بیٹا سید محمد متقی خاں بہادر مرحوم اور پوتا جواد الدولہ جواد علی خاں بہادر مرحوم اور نواسہ نواب دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خاں بہادر مصلح جنگ مغفور کا یہ عرض کرتا ہے کہ جس زمانہ میں صاحب والا مناقب عالی مناصب عدالت گستر رعیت پرور مسٹر آرتھر آسٹن رو برٹ صاحب بہادر دام اقبالہ کلکٹر ومجسٹریٹ شاہ جہان آباد نے کتاب آثار الصنادید کا انگریزی میں ترجمہ شروع کیا۔ اور اس کی نہائت صحت کی تاکید فرمائی۔ تو بسبب اختلاف کتب تواریخ اور غلطی کاتبوں کے ہر امر کی صحت میں کمال دقت اور نہایت کلفت ہوتی تھی۔ اور بسبب نہ مرتب ہونے سلسلہ حکومت بادشاہوں اور راجوں کے اس کتاب کی صحت نہ ہو سکتی تھی کیونکہ اس کتاب میں اگلے بادشاہوں اور امیروں اور راجاؤں کی بنائی ہوئی عمارتوں کا حال ہے۔ پھر جب تک کہ ان بادشاہوں اور راجاؤں کا حال بصحت معلوم نہ ہو اس وقت تک اس کتاب کی صحت کیونکر ہو۔ اس واسطے میں نے دہلی کے بادشاہوں اور راجاؤں کی فہرست بنائی۔ جس میں پانچ ہزار برس کے بادشاہوں اور راجاؤں کا حال تھا۔ اتفاق سے وہ فہرست صاحب موصوف کے ملاحظہ سے گذری اور پسند طبع عالی ہوئی۔ اس سبب سے میں نے خیال کیا کہ اگر وہ فہرست بطریق اسلوب مرتب ہو جاوے اور ایک کتاب بن جاوے تو نہایت مفید ہوگی اور یہ مختصر کتاب وہ فائدہ دیگی جو بڑی بڑی کتابوں سے

بھی حاصل نہ ہوتا۔ اللہ تعالےٰ نے میرے اس ارادے کو پورا کیا۔ اور رفتہ رفتہ وہ فہرست ایک کتاب بن گئی۔ اور **سلسلۃ الملوک** اس کا نام رکھا۔ خدا کرے کہ پسند طبع صاحب ممدوح کے ہو۔ جن کی قدر دانی اور رئیس پروری سے یہ عجیب چیز تالیف ہوئی۔ لیکن راجاؤں اور بادشاہوں کا حال بیان کرنے سے پہلے چند باتیں قابل جان لینے کے ہیں ؎

پہلی یہ کہ جو شخص ہندوؤں کی تاریخ لکھنے کا ارادہ کرے۔ اس کو لازم ہے کہ پہلے حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے طوفان کی تحقیق بیان کرے کہ وہ کیا تھا۔ اور کیونکر اور کب تھا۔ کیونکہ ہندو تو زمانہ کو قدیم مانتے ہیں اور بہت پرانی تاریخوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اور نہایت پرانے حالات بیان کرتے ہیں۔ اور ہم لوگ اہل کتاب اس بات کے قائل ہیں کہ جو کچھ سلسلہ اب عالم میں ہے وہ سب طوفان نوح کے بعد کا ہے۔ پھر ہندوؤں کی تاریخ کی صحت کیونکر ہو۔ اس واسطے پہلے طوفان نوح کا حال بیان کرنا چاہئے۔

واضح ہو کہ وہ قومیں جو مشبہ بالکتاب ہیں۔ یعنے اگرچہ اپنے پاس اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب بتاتی ہیں لیکن ہم لوگ اس کو نہیں مانتے۔ حضرت نوح کے طوفان کے قائل نہیں اور وہ چار قومیں ہیں۔ **ایک ہندو** جن کی تاریخ ہم بیان کرتے ہیں۔ **دوسرے** خطا اور چین والے۔ **تیسرے** مجوسی یعنی پارسی آگ کے پوجنے والے۔ **چوتھے** اگلے زمانے کے عرب۔ اور ان کے سوا اہل کتاب یعنے وہ قومیں جن پر اللہ نے کتاب نازل کی۔ وہ سب طوفان کے قائل ہیں۔ اور وہ بھی چار قومیں ہیں۔ **ایک** وہ لوگ جو حضرت موسےٰ علیہ السلام سے پہلے اگلے نبیوں کی امت میں تھے۔ **دوسرے** یہودی حضرت موسےٰ علیہ السلام کی امت والے۔ **تیسرے** نصاریٰ حضرت عیسےٰ وعلی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت والے۔ **چوتھے مسلمان** حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت والے۔ بعضے مجوسیوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ طوفان تمام عالم میں نہ تھا۔ بلکہ صرف بابل اور اس کے قرب وجوار میں تھا۔ اور عقبہ حلوان سے جو مدائن میں کا ایک شہر

عراق عرب میں بغداد اور اصفہان کے بیچ میں ہے طوفان نے تجاوز نہیں کیا۔ اسی سبب سے کیومرث کی اولاد جو مشرق میں رہتی تھی طوفان سے بچ گئی۔ اسی طرح ترک اور ہند اور چین والے بھی کہہ سکتے ہیں۔ مگر یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ توریت مقدس سے ثابت ہوتا ہے کہ طوفان تمام عالم میں تھا۔ چنانچہ توریت مقدس کے رسالہ پیدائش کے ساتویں باب کے اُنیسویں درس میں لکھا ہے۔ کہ پانی نے زمین پر بہت سے بہت غلبہ کیا۔ کہ جتنے اونچے پہاڑ آسمان کے نیچے تھے سب چھپ گئے۔ اور اسی باب کے تیئیسویں درس میں لکھا ہے کہ خدا نے چاہا کہ تمام کائنات جو زمین پر ہے۔ انسان اور چوپایہ اور حشرات الارض پرند جانور سب کو زمین پر سے مٹا دے صرف حضرت نوح اور جو اُن کے ساتھ کشتی میں تھے بچ گئے۔ ہندوؤں کی تاریخ جو پانچ ہزار برس پہلے کی ہے وہ تو ایک افسانہ سا معلوم ہوتا ہے۔ الّا پانچ ہزار برس کی تاریخ جو ہم لکھتے ہیں قریب القیاس اور صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ بھی اُسی پر دلیل ہے کہ طوفان کے بعد جو حال ہے وہ صحیح اور اُس سے پہلے کا بطور کہانی ہے۔ اب یہ بات قابل بیان کے رہ گئی کہ طوفان کو کتنی مدت ہوئی۔ خاص مسلمانوں کی مذہبی کتابوں میں طوفان کے مدت کا بیان نہیں الا توریت مقدس میں کہ جس کو مسلمان بھی مانتے ہیں عالم کی پیدائش اور طوفان کے مدت کا مذکور ہے۔ توریت مقدس کی کتابیں جو پائی جاتی ہیں تین ہیں۔ **ایک** توریت سامریہ جس کو انگریزی میں سمارٹین کہتے ہیں۔ **دوسری** اصل عربی **تیسری** یونانی جس کو انگریزی میں سپتواجنٹ کہتے ہیں۔ اِن تینوں توریتوں سے مدت پیدائش عالم اور زمانہ طوفان کا مختلف نکلتا ہے۔ مگر تاریخ والے یونانی توریت پر اعتبار کرتے ہیں۔ کیونکہ اس توریت کا ترجمہ دو سو ستتر برس پہلے سن مسیحی سے بہتّر علماء یہود نے بطلیموس ثانی کے لئے جو اسکندر کے بعد دوسرا بطلیموس ہے کیا تھا۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد عبری توریت پر یہودیوں کی دشمنی اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لانے کے سبب بھروسا نہیں کرتے۔ اسی سبب ہم نے

بھی جو طوفان کی مدت اختیار کی ہے وہ یونانی توریت مقدس کے حساب پر درست ہے۔ چنانچہ اس مقام پر ہم ان حسابوں کو بیان کرتے ہیں ؛

حساب توریت یونانی

نام واقعہ	تعداد زمانہ	کیفیت
از ہبوط آدم تا طوفان	۲۲۴۲	
از طوفان تا ولادت ابراہیم	۱۰۸۱	
از ولادت ابراہیم تا وفات موسے	۵۴۵	
از وفات موسے تا ظہور بخت نصر	۹۷۹	اس مدت سے منجملہ دوسو پچاس برس کم کرتے ہیں۔
از ظہور بخت نصر تا غلبہ سکندر بر دارا	۴۳۴	
از زمان سکندر تا ولادت مسیح	۳۰۴	
از ولادت حضرت مسیح تا ہجرت	۶۳۱	
از ہجرت تا الیوم سنہ ۱۲۶۸ھ مطابق سنہ ۱۸۵۲ء ہجری	۱۲۶۸ / ۷۴۴۶	

اس حساب بموجب طوفان کو پانچ ہزار دو سو چار برس ہوئے۔ اور ہم نے یہ تاریخ چار ہزار نو سو ستتر برس کی لکھی ہے۔ کہ طوفان سے دوسو ستائیس برس بعد کی ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس مدت میں حضرت نوح کی اولاد تمام عالم میں منتشر ہوگئی ہو۔ اور ہندوستان میں بھی آبسی ہو۔ کیونکہ طوفان کے ایک برس بعد بابل آباد ہوا۔ اور انسان عالم میں منتشر ہونے لگے۔ اور زبانوں کی تبدیل شروع ہوگئی ؛

حساب توریت سامریہ

نام واقعہ	تعداد زمانہ	کیفیت
از ہبوط آدم تا طوفان	۱۳۰۷	
از طوفان تا ولادت حضرت ابراہیم	۹۴۷	
از ولادت ابراہیم تا وفات موسے	۵۴۵	
از وفات موسے تا ولادت حضرت مسیح	۱۷۱۷	اس مدت میں سے منجملہ دوسو اسی برس کم کرتے ہیں

نام واقعہ	تعداد زمانہ	کیفیت
از ولادت حضرت مسیح تا ہجرت	۶۳۱	
از ہجرت تا الیوم ۱۸۵۳ء مطابق ۱۲۶۸ ہجری المقدس	۱۲۳۰ ۶۳۶۷	

اس حساب بموجب طوفان کو پانچ ہزار ساٹھ برس ہوئے۔ مگر اس توریت پر تاریخ والے بھروسہ نہیں کرتے۔ کیونکہ اس توریت سے ثابت ہوا کہ ہبوط آدم اور طوفان میں ایک ہزار تین سو سات برس کا فاصلہ ہے۔ اور جب طوفان آیا تو عمر حضرت نوح کی بالاتفاق چھ سو برس کی تھی۔ اور حضرت آدم کی عمر بالاتفاق نو سو تیس برس کی ہوئی۔ تو اس سے لازم آیا کہ حضرت نوح نے دو سو برس تک حضرت آدم کو دیکھا ہو اور نیز اپنے آبا و اجداد سے ملاقات کی ہو۔ اور یہ نہیں ہوا۔ اس سبب سے اہل تاریخ نے اس توریت کو چھوڑ دیا +

حساب توریت عبرانی

نام واقعہ	تعداد زمانہ	کیفیت
از ہبوط آدم تا طوفان	۱۶۵۶	
از طوفان تا ولادت حضرت ابراہیم	۲۹۱	
از ولادت ابراہیم تا وفات موسے	۵۴۵	
از وفات موسے تا ولادت مسیح	۱۷۱۷	اس مدت سے منجمین دو سو پچاس برس کم ہوئے۔
از ولادت حضرت مسیح تا ہجرت	۶۳۱	
از ہجرت تا الیوم ۱۸۵۳ء مطابق ۱۲۶۸ ہجری	۱۲۳۰ ۶۰۷۱	

اس حساب بموجب طوفان کو چار ہزار چار سو پندرہ برس ہوئے۔ مگر اس توریت پر بھی تاریخ والے بھروسہ نہیں کرتے۔ کیونکہ اس توریت کے بموجب طوفان میں اور ولادت حضرت ابراہیم میں دو سو بانوے

برس کا فاصلہ ہے۔ اور طوفان کے بعد حضرت نوح بالاتفاق ساڑھے تین سو برس زندہ رہے۔ اس سے لازم آیا کہ حضرت نوح نے اٹھاون برس تک حضرت ابراہیم سے ملاقات کی ہو۔ اور یوں نہیں ہوا۔ کیونکہ حضرت نوح کے بعد حضرت ہود کے امت ہوئی۔ اور اس کے بعد حضرت صالح کی امت ہوئی۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم کی امت ہوئی۔ اس سبب سے اہل تاریخ نے اس توریت کو بھی چھوڑ دیا۔ علاوہ اس کے یونانی توریت کے اختیار کرنے کا بڑا سبب یہ ہے کہ کتب بنی اسرائیل میں خبر تھی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پانچ ہزار برس کے بعد چھٹے ہزار برس میں پیدا ہونگے۔ یہ خبر یونانی توریت کے حساب بموجب صحیح پڑتی ہے اور اور توریتوں کا حساب ٹھیک نہیں آتا۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ کے پیدا ہونے کے بعد یہودیوں نے آپ کی دشمنی سے زمانہ کی مدت کو کم کر دیا۔ اس حکمت سے کہ جس زمانہ میں جو شخص پیدا ہوا تھا اس سے سو برس پہلے کی پیدائش بیان کی۔ مثلاً حضرت آدم کی عمر دو سو تیس برس کی تھی۔ جب حضرت شیث پیدا ہوئے یہودیوں نے بیان کیا کہ اس زمانہ میں حضرت آدم کی عمر ایک سو تیس برس کی تھی۔ اسی طرح ہر جگہ کمی کر دی کہ کسی کے عمر میں بھی کمی نہ ہوئی۔ اور زمانہ کی مدت کم ہو گئی جب ایسا کر چکے تو کہنے لگے کہ حضرت عیسےٰ تو شروع پانچویں ہزار برس میں پیدا ہو گئے۔ اُن کی خبر تو چھٹے ہزار برس میں پیدا ہونے کی تھی +

حساب مختار اہل تاریخ انگریزی

سال ماقبل سنہ مسیحی	نام واقعہ	زمانہ مابین الواقعتین	کیفیت
۴۰۰۴	ہبوط آدم		
۲۳۴۸	طوفان	۱۶۵۶	موافق توریت عبری
۱۹۹۶	ولادت ابراہیم	۳۵۲	مخالف تینوں توریتوں کے
۱۴۵۱	وفات موسےٰ	۵۴۵	〃 〃 〃

سال ماقبل سنہ مسیحی	نام واقعہ	زمانہ مابین الواقعتین	کیفیت
۷۴۷	بخت نصر	۷۰۴	
۳۳۱	غلبہ سکندر بر دارا	۴۱۶	
۴	ولادت مسیح	۳۲۷	
۰	شروع سنہ مسیحی	۴	
۰	از شروع سنہ مسیحی تا الیوم ۱۸۵۲ء	۱۸۵۲	
		۵۸۵۶	

اس حساب بموجب طوفان کو چار ہزار دو سو برس ہوئے۔ مگر اس حساب پر بھی دو اعتراض ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ تینوں توریتوں کے برخلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ اس حساب سے بھی حضرت مسیح کی ولادت چھٹے ہزار برس میں نہیں آتی۔ اس واسطے اس حساب کو بھی چھوڑ دیا۔ دوسری یہ کہ ہندوؤں کے ہاں مہابھارت کے بعد کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ اور اسی سبب سے اگلے راجاؤں کا حال نہیں پایا جاتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں یہ رواج تھا کہ ہر ایک خاندان کا بھاٹ اور جگہ ہوتا تھا۔ وہی اس خاندان کے حال اور نسب سے واقفیت رکھتا تھا۔ اور اُس خاندان کا سلسلہ اپنی پوتھیوں میں لکھ رکھتا تھا اور جو کچھ اور حادثات ہوتے تھے وہ بھی اُسی پوتھی میں داخل ہوتے تھے۔ یہ دستور اب تک قائم ہے۔ ہندوستان کے جتنے قدیم زمیندار اور راجہ ہیں سب کے خاندان کے بھاٹ اور جگہ اب تک موجود ہیں۔ اور بدستور اُس خاندان کا حال اپنی پوتھی میں اب تک لکھتے ہیں۔ اور درحقیقت جو حال اُس خاندان کا اُس سے معلوم ہوتا ہے اور طرح پر معلوم ہونا ممکن نہیں۔ اور یہی دستور فارس کے ملک میں بھی تھا۔ کیونکہ شاہنامہ میں جہاں یہ مذکور آتا ہے کہ دہقان کہن سال نے یہ بات کہی اس سے وہی بھاٹ اور جگہ مراد ہے۔ جب کہ ہندوستان کی حکومت ضعیف ہوگئی اور مسلمانوں نے غلبہ پایا تب اُن کے عہد میں ہندوستان کے راجاؤں کا سلسلہ درست کرنا چاہا۔ اور پہلی پرانی

پوتھیاں اور پتے تلاش ہوئے۔ اور اُن سے فارسی میں کچھ کچھ ترجمہ ہوا۔ ان تاریخ کی کتابوں اور پوتھیوں کے ترجموں میں کئی خرابیاں واقع ہوئیں۔ **ایک یہ** کہ مثلاً کسی تاریخ لکھنے والے کو کوئی پتہ پوتھی کا بابت کسی ایک خاندان کے نہیں ملا تو اُس کتاب میں سے وہ سارے کا سارا خاندان لکھنے سے رہ گیا۔

دوسری یہ کہ کسی پوتھی میں کسی راجہ کے اولاد کا مذکور تھا۔ حالانکہ وہ راجہ نہیں ہوئے اور مسند حکومت پر نہیں بیٹھے۔ مگر تاریخ لکھنے والے نے ان سب کا نام سلسلہ حکومت میں داخل کر دیا۔ **تیسری یہ** کہ مثلاً کوئی راجہ دو یا تین ناموں سے مشہور ہے۔ اس کو جُدا جُدا راجہ خیال کر کر اُس کا نام لکھدیا۔ **چوتھی یہ** کہ مدت سلطنت میں جس کے اسباب بہت متعدد خیال میں آسکتے ہیں اختلاف پڑ گیا ہے۔ جس نے اپنی کتاب میں سے کئی خاندان سارے کا سارا حذف کر دیا ہے اُس نے تو مدت سلطنت مدت سے زیادہ بڑھا دی ہے۔ اور جس کسی نے کچھ نام بڑھا دئے ہیں اُس نے مدت گھٹا دی ہے۔ پھر اسپر بھی حساب کرو تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سب یقینی غلط ہے اور ان سب سے زیادہ یہ بات ہے کہ کاتبوں نے ان تاریخوں کو غلط کر دیا ہے کہ ایک کتاب دوسری کتاب سے نہیں ملتی۔ **مسلمان** بادشاہوں کے عہد میں جو کتابیں تصنیف ہوئی ہیں یہ عیب اُن میں بھی ہے کہ اکثر کاتبوں نے ان کتابوں کو نہایت غلط کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایک ہی کتاب کا دوسرے نسخے سے مقابلہ کیا جاوے تو آپس میں بہت تفاوت نکلتا ہے۔ علاوہ اس کے خود تصنیف کرنے والوں نے بھی اس پر خیال نہیں کیا۔ کہ جو سنہ اور سال ہم لکھتے ہیں وہ حساب کے رُو سے بھی ٹھیک آتا ہے یا نہیں۔ اِن خرابیوں پر خیال کرنے سے آدمی بہت حیران ہو جاتا ہے اور یقین جانتا ہے کہ ہندوؤں کی تاریخ کا سلسلہ درست ہونا نہایت دُشوار ہے۔ ہم نے اپنی دانست میں اور اپنے مقدور بھر ان سب باتوں پر خیال کیا۔ اور جہاں تک ہو سکا ان خرابیوں کو درست کیا۔ اور جس جگہ ہم نے راجاؤں کی مدت سلطنت اور سال جلوس میں اختلاف پایا اُس

کتاب کی بات معتبر جانی کہ جس کی مدت سلطنت اور سال جلوس حساب کے رُو سے بھی صحیح آن کر پڑے۔ علاوہ اس کے بعضے سن ایسے ہیں کہ وہ نہایت مشہور ہیں۔ اور اُن میں غلطی کا احتمال نہیں۔ جیسے سمت بکرماجیت یا ساکھا سالباہن۔ یا سال کلجگ۔ اس کے سوا بعضے ایسی تاریخیں ہیں جو اُسی زمانہ سے مکانات پر کندہ ہیں۔ جیسے کہ سلطان شہاب الدین غوری کے فتح کرنے کی تاریخ بسیہ سالا ہی قطب الدین ایبک مسجد قوت الاسلام کے دروازہ پر کندہ ہے۔ اس قسم کے سال اور تاریخ کو ہم نے بطور مرکز کے قرار دیا۔ اور جس حساب سے یہ تاریخیں صحیح نکلیں اُسی حساب سے ہم نے صحیح جانا۔ غرض کہ ہم نے اس تاریخ کے لکھنے میں وہ سعی اور کوشش کی ہے کہ ہماری دانست میں اس سے زیادہ صحت متصور نہیں۔ الا صحت ناموں میں ہم مجبور رہ گئے۔ کہ راجاؤں کے ناموں کی صحت کما حقہ جیسا کہ ہم چاہتے تھے ویسی نہیں ہو سکی۔ علاوہ اس کے اصلی نام اور مشہور نام راجاؤں کے ہم نے اس کتاب میں لکھے ہیں۔ مگر ہم کو یقین ہے۔ کہ ان ناموں کے سوائے اور بھی نام راجاؤں کے مشہور ہوں۔ الا ان کا احاطہ کرنا ایک امر دشوار ہے +

تیسری یہ کہ اس کتاب میں ہندو راجاؤں کی جس قدر مدت سلطنت لکھی ہے وہ سب شمسی حساب سے ہے۔ اور مسلمان بادشاہوں کی مدت سلطنت قمری حساب پر ہے۔ کیونکہ تاریخ کی کتابوں میں اسی طور پر لکھا ہے۔ مگر اعداد زمانہ سب بحساب شمسی مندرج ہے +

چوتھی یہ کہ مولف کتاب دستور العمل نے مدت سلطنت راجاؤں کا اینک پال تنور تک لکھی ہے۔ اس میں ماہ اور یوم کی کسرات جو قلیل تھی چھوڑ دی ہے۔ اور جو کثیر تھی پوری کر دی ہے۔ ہم نے بھی اسی دستور کو اختیار کیا۔ کیونکہ ان راجاؤں کا سلسلہ بلا کسرات بھی درست ہونا مشکل تھا۔ چہ جائیکہ اس میں حساب شہور اور ایام کا لکھا جاوے +

پانچویں یہ کہ اس بیان پر یہ تصریح ہوتی ہے کہ اگر کوئی سکہ کسی راجہ کا ہاتھ

آوے اور جس قدر مدت سلطنت اُس راجہ کی اُس کتاب میں لکھی ہے اُس سے ایک برس زیادہ کا سنہ اُس سکہ میں پڑا ہو تو اس کتاب کی غلطی خیال نہ کریں۔ اور جان لیں کہ یہ ایک سنہ کی زیادتی اُسی کسر کی بابت ہے جو واسطہ سہولیت حساب کے چھوڑ دی گئی ہے +

چھٹی یہ کہ اس کتاب میں جن سنوں کا مذکور ہے اُن کی تفصیل بقید مطابقت اس مقام پر لکھدیتے ہیں +

ساتویں یہ کہ جن کتابوں سے یہ تاریخ منتخب کی گئی ہے اُن کی فہرست اس مقام پر مندرج کرتے ہیں۔ ترجمہ فارسی مہابھارت۔ ترجمہ فارسی بھاگوت۔ پوتھی کرک سنکھنا۔ راجا ولی تصنیف ولی۔ راجا ولی دیگر جس کے مصنف کا نام بسبب نہ ہونے سرے کے اوراق کے معلوم نہ ہوا منتخب دستورات ہندسمی بدستور العمل جو کسی شخص نے بطور خلاصہ انتخاب کیا ہے۔ اور فی الجملہ حساب راجاؤں کا اُس میں صحیح پایا گیا۔ طبقات اکبری۔ تاریخ فرشتہ۔ بادشاہوں کا حال اکثر اسی تاریخ پر مبنی ہے۔ خلاصۃ التواریخ۔ مرآت آفتاب نما۔ آئین اکبری۔ جام جم +

جدول مطابقت سنین	
نام سنہ	تعداد سال
طوفانی	۵۲۰۴
ساکھا راجہ جدھشٹر	۴۹۷۷
سال کلجگ	۷۹۵۳
اسکندری	۲۱۶۵
سمبت بکرماجیت	۱۹۰۹
عیسوی	۱۸۵۲
ساکھا سالباہن	۱۷۷۴
ہجری قمری	۱۲۶۸

سلسلۃ الملوک

سلسلہ فرمانروایان دارالملک اندرپت و دہلی از ابتدائے راجہ جدہشٹر لغایت سنہ ۱۸۵۲ء مطابق سنہ ۱۲۸۸ ہجری

نمبر شمار	نام فرماں روا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	امتداد زمانہ	مدت سلطنت	حالات
۱	راجہ جدہشٹر	راجہ پانڈ	سنہ ۲۲۷ طوفانی سنہ ۵۱ جدہشٹر ۲۴ سال قبل شروع کلجگ	ہستناپور	۴۹۷۷	۳۶ سال بعد جنگ مہابھارت	کلجگ کے دسویں برس مطابق چونتیسویں سال جلوس جدہشٹر کے کرشن اوتار نے وفات پائی اور راجہ جدہشٹر نے ریاست چھوڑ کر کوہ ہمالچل میں اپنے تئیں برف میں ڈال کر گلا دیا +
۲	راجہ پریچھت	ابھیمن بن راجہ ارجن بن راجہ پانڈو	سنہ ۳۶ جدہشٹر ۱۲ سال کلجگ	ہستناپور	۴۹۴۱	۶۰ سال	راجہ جدہشٹر کی اجازت سے مسند پر بیٹھا۔ اور سانپ کے کاٹنے سے مرگیا۔
۳	راجہ جنمیجہ	راجہ پریچھت	سنہ ۹۶ جدہشٹر	ہستناپور	۴۸۸۱	۸۵ سال	
	راجہ شتانیک نبیرہ راجہ جنمیجہ	راجہ جنمیجہ	سنہ ۱۸۱	〃	۴۷۹۶	۸۳ سال	

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	استداد زمانہ	مدت سلطنت	حالات
۵	راجہ بھسنر انیک عرف راجہ ادھمن	راجہ ہشمید	۲۶۴ سنہ جد شہر	ہستناپور	۴۷۱۳	۸۸ سال	
۶	اشومی دھیج عرف راجہ مہاجی	راجہ ادھمن	۳۵۲ سنہ	〃	۴۶۲۵	۸۲ سال	
۷	آشبن کرشن عرف چترر تھ	راجہ مہاجی	۴۳۴ سنہ	〃	۴۵۴۳	۷۵ سال	
۸	ننی عرف راجہ دشت وان	چترر تھ	۵۰۹ سنہ	اول ہستناپور بعدہٗ کنار کوشکی ندی وبعدہٗ اندرپت	۴۴۶۸	۷۶ سال	گنگا کے چڑھاؤ سے ہستناپور بہ گیا۔ اس سبب سے اس راجہ نے پہلے دکن میں کوشکی ندی کے کنارہ پر شہر بسانا چاہا اور پھر اندرپت میں چلا آیا۔
۹	راجہ چکر عرف اوگرسین	دشت وان	۵۸۵ سنہ	اندرپت	۴۳۹۲	۷۹ سال	
۱۰	راجہ چترر تھ عرف سوگرسین	اوگرسین	۶۶۴ سنہ	〃	۴۳۱۳	۸۰ سال	
۱۱	بچیر تھ عرف بسونتھ	مورسین	۷۴۴ سنہ	〃	۴۲۳۳	۶۹ سال	

۱۲	پرشتمان عرف بھیمی یا سربلجی	سونتھ	سنہ ۸۱۳ جدید شہر	اندرپت	۴۱۶۴	۶۹ سال	
۱۳	سوسین عرف راجہ برچھل	بھیمی یا سربلجی	سنہ ۸۸۲	〃	۴۰۹۵	۶۵ سال	
۱۴	راجہ سونتھ عرف سکھپال	راجہ برچھل	سنہ ۹۴۷	〃	۴۰۳۰	۶۲ سال	
۱۵	راجہ برچک شو عرف زہردیو	راجہ سکھپال	سنہ ۱۰۰۹	〃	۳۹۹۸	۵۱ سال	
۱۶	سکھی مل عرف سورج رتھ	زہردیو	سنہ ۱۰۶۰	〃	۳۹۱۷	۴۲ سال	
۱۷	پرپلو عرف راجہ بھوبت	سورج رتھ	سنہ ۱۱۰۲	〃	۳۸۷۵	۵۸ سال	
۱۸	راجہ سونی	بھوبت	سنہ ۱۱۶۰	〃	۳۸۱۷	۵۶ سال	
۱۹	راجہ مبدہاوے	راجہ سونی	سنہ ۱۲۱۶	〃	۳۷۶۱	۵۲ سال	

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	امتداد زمانہ	مدت سلطنت	حالات
۲۰	تری پ انکھ عرف شرون پتر	مبدھادے	سنہ ۱۲۶۸ بعد ہشٹر	اندرپت	۳۷۰۹	۵۶ سال	
۲۱	دُدُرہہ عرف بھیکم	شرون پتر	سنہ ۱۳۲۴	״	۳۶۵۳	۴۸۰ سال	
۲۲	راجہ نمی عرف راجہ سندرگھ یا بدارتھ	راجہ بھیکم	سنہ ۱۳۷۲	״	۳۶۰۵	۴۶ سال	
۲۳	بزہدرتھ عرف راجہ وسوان	راجہ بدارتھ	سنہ ۱۴۱۸	״	۳۵۵۹	۴۵ سال	
۲۴	سودا س عرف اوتی پال یا رُپال	راجہ وسوان	سنہ ۱۴۶۳	״	۳۵۱۴	۴۵ سال	
۲۵	شتانیک عرف ابھی دھر	اوتی پال	سنہ ۱۵۰۸	״	۳۴۶۹	۵۱ سال	
۲۶	دُرومن عرف دنڈپان	راجہ ابھی دھر	سنہ ۱۵۵۹	״	۳۴۱۸	۳۹ سال	

۲۷	بھیٹی نرعرف دربل راے	وڈپان	سنہ ۱۵۹۸	اندرپت	۲۳۷۹	۴۲ سال	
۲۸	وڈپانی عرف شتانیک یا دشت پال	دربل راے	سنہ ۱۶۴۰	//	۲۳۳۷	۳۶ سال	
۲۹	راجہ نمی عرف کھیم پال۔	شتانیک	سنہ ۱۶۷۶	//	۲۳۱۰	۵۸ سال	
۳۰	بکشی تک عرف راجہ کھین	کھیم پال	سنہ ۱۷۳۴	//	۲۲۴۳	۴۹ سال / ۱۷۸۳	تیس آدمیوں نے چند رنسیوں کی قوم سے ایکہزار سات سو تراسی برس حکومت کی۔ آخر کو بسراوہ وزیر نے راجہ کھین کو مارا اور گدی پر بیٹھا +
۳۱	راجہ بسراوہ		سنہ ۱۷۸۳	//	۳۱۹۴	۱۷ سال	
۳۲	سورج سین	بسراوہ	سنہ ۱۸۰۰	//	۳۱۷۷	۴۳ سال	
۳۳	راجہ بیرساہ	سورج سین	سنہ ۱۸۴۳	//	۳۱۳۴	۵۳ سال	
	راجہ انیک ساہ یا رب سین	بیرساہ	سنہ ۱۸۹۶	//	۳۰۸۱	۴۸ سال	

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	امتداد زمانہ	مدت سلطنت	حالات
۳۵	راجہ ہرجیت یا پترسال	راجہ اینک سیاہ	سنہ ۱۹۴۴ جدہشٹر	اندرپت	۳۰۳۳	۳۶ سال	
۳۶	راجہ دربہہ یا نرپیت	راجہ ہرجیت	سنہ ۱۹۸۰	//	۲۹۹۷	۴۴ سال	
۳۷	راجہ سدھی پال یا راجہ ہرجیت	راجہ دربہہ	سنہ ۲۰۲۴	//	۲۹۵۳	۳۰ سال	
۳۸	راجہ برست یا راجہ دربہہ	راجہ سدھی پال۔	سنہ ۲۰۵۴	//	۲۹۲۳	۴۳ سال	
۳۹	راجہ سنجی	راجہ برست	سنہ ۲۰۹۷	//	۲۸۱۰	۳۲ سال	
۴۰	راجہ امرجودہ	راجہ سنجی	سنہ ۲۱۲۹	//	۲۸۴۸	۲۷ سال	
۴۱	امین پال یا راجہ بلارتھ	راجہ امرجودہ	سنہ ۲۱۵۶	//	۲۸۳۱	۲۳ سال	

۴۲	راجہ سروہے	راجہ ایین پال	۲۱۷۹ سنہ جدبخشہڑ	اندرپت	۲۷۹۸	۴۷ سال	
۴۳	راجہ پدارتھ	راجہ سروہے	۲۲۲۶ سنہ	〃	۲۷۵۱	۲۵ سال	
۴۴	راجہ بدہمل	راجہ پدارتھ	۲۲۵۱ سنہ	〃	۲۷۲۶	۳۲ سال ۵۰۰	چودہ آدمیوں نے پانسو برس تک حکومت کی۔ آخیر کو بیر باہ وزیر نے راجہ بدہمل کو مارا اور آپ گدی پر بیٹھا
۴۵	راجہ بیر باہ	〃	۲۲۸۳ سنہ	〃	۲۶۹۴	۳۶ سال	
۴۶	مرار سنگھ	بیر باہ	۲۳۱۹ سنہ	〃	۲۶۵۸	۲۸ سال	
۴۷	شترکن	مرار سنگھ	۲۳۴۷ سنہ	〃	۲۶۳۰	۲۱ سال	
۴۸	مہی پت یا دھن پت	شترکن	۲۳۶۸ سنہ	〃	۲۶۰۹	۲۵ سال	
۴۹	مہابل	مہی پت	۲۳۹۳ سنہ	〃	۲۵۸۴	۴۱ سال	

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	امتداد زمانہ	مدت سلطنت	حالات
۵۰	سروپ دت	مہابن	سنہ ۲۴۳۷ جد بشٹر	اندرپت	۲۵۴۳	۲۰ سال	
۵۱	مترسین	سروپ دت	سنہ ۲۴۶۲	//	۲۵۱۵	۲۴۰ سال	
۵۲	راجہ سکھ دان	راجہ مترسین	سنہ ۲۴۸۶	//	۲۴۹۱	۱۷ سال	
۵۳	راجہ جیت مل	راجہ سکھ دان	سنہ ۲۵۰۳	//	۲۴۷۴	۲۹ سال	
۵۴	راجہ پال سنگھ	راجہ جیت مل	سنہ ۲۵۳۲	//	۲۴۴۵	۴۰ سال	
۵۵	راجہ گلمنی	راجہ پال سنگھ	سنہ ۲۵۷۲	//	۲۴۰۵	۴۲ سال	
۵۶	راجہ شترہرن	راجہ گلمنی	سنہ ۲۶۱۴	//	۲۳۶۳	۹ سال	

۵۷	راجہ جیون جات	راجہ شترمردن	سنہ ۲۶۲۳ جد ہشر	اندرپت	۲۳۵۴	۲۷ سال	
۵۸	راجہ پریچھت	راجہ جیون جات	سنہ ۲۶۵۰	〃	۲۳۲۷	۱۴ سال	
۵۹	راجہ بیرسین	راجہ پریچھت	سنہ ۲۶۶۴	〃	۲۳۱۳	۳۵ سال	
۶۰	راجہ اودپت	راجہ بیرسین	سنہ ۲۶۹۹	〃	۲۲۷۸	۲۴ سال ۶ ماہ	سولہ آدمیوں نے چار سو چالیس برس تک حکومت کی۔ اخیر کو دہرنی دہر نے راجہ اودپت کو مارا اور آپ گدی پر بیٹھا۔
۶۱	راجہ دہرنی دہر		سنہ ۲۷۲۳	〃	۲۲۵۴	۳۳ سال	
۶۲	راجہ سین دھج	راجہ دہرنی دہر	سنہ ۲۷۶۶	〃	۲۲۱۱	۵۶ سال	
۶۳	مہی کنٹک	سین دھج	سنہ ۲۸۰۲ جد ہشر سنہ ۱۰ اسکندری	اندرپت اول بعدہٗ دہلی۔	۲۱۵۵	۱۰۴ سال	یہ راجہ سکندر رومی کا ہمعصر تھا۔ اور اسی راجا کے زمانہ میں قنوج میں راجہ دہلو راجہ تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں دہلی کے راجا قنوج کے راجاؤں کے تابعدار تھے۔ اسی سبب سے راجہ دہلو نے اپنے نام پر اندرپت میں دہلی شہر بسایا۔ اور اصل نام

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	امتداد زمانہ	مدت سلطنت	حالات
۶۴	مہاجودہ	مہی کنک	۲۸۶۳ سنہ جدہشٹر	دہلی	۲۱۱۴	۴۵ سال	
۶۵	بیرناتھ	مہاجودہ	۲۹۰۸ سنہ	//	۲۰۶۹	۲۸ سال	
۶۶	جیون راج	بیرناتھ	۲۹۳۶ سنہ	//	۲۰۴۱	۴۵ سال	
۶۷	اودی سین	جیون راج	۲۹۸۱ سنہ	//	۱۹۹۶	۳۷ سال	
۶۸	راجہ انندجک	اودی سین	۳۰۱۸ سنہ	//	۱۹۸۹	۵۳ سال	
۶۹	راجہ اجپال	راجہ انندجک	۳۰۷۱ سنہ	//	۱۹۰۶	۲۶ سال / ۳۷۴	نو آدمیوں نے تین سو چوہتر برس تک حکومت کی۔ اخیر راجپوت بھگونت کمار بن کے راجہ نے دلی کو فتح کیا +
۷۰	راجہ بھگونت کمار	۰	۳۰۹۷ سنہ	//	۱۸۸۰	۱۳ سال	بکرماجیت کی لڑائی میں مارا گیا +

۷۱	راجہ بکرماجیت والی اوجین	راجہ گندھرب سین۔	۳۱۱۰ جد ہشٹر سنہ ۳۰۸۶ کلجگ سمت ۴۲ بکرماجیت	اوجین	۱۸۶۷	۹۳ سال	جبکہ راجہ بکرماجیت راجہ سالباہن دکن کے راجہ کی لڑائی میں مارا گیا۔ دلی کے لوگوں نے ملکر سمندرپال جوگی کو دلی کی حکومت پر بٹھایا +
۷۲	راجہ سمندرپال جوگی	۔۔	سمت ۱۳۵ ب احد سنہ سالباہن سنہ عیسوی	دہلی	۱۷۰۴	۲۴ سال	
۷۳	راجہ چندرپال	سمندرپال	سمت ۱۵۹ ب سنہ ۱۰۲ ع	//	۱۷۵۰	۲۷ سال	
۷۴	فی پال	چندرپال	سمت ۱۰۶ ب سنہ ۱۲۹ ع	//	۱۷۲۳	۲۱ سال	
۷۵	ویس پال	فی پال	سمت ۲۰۳ ب سنہ ۱۵۰ ع	//	۱۷۰۲	۱۴ سال	
۷۶	سکھپال	ویس پال	سمت ۲۲۱ ب سنہ ۱۶۴ ع	//	۱۶۸۸	۱۹ سال	
۷۷	گوجد پال	سکھپال	سمت ۲۴۰ ب سنہ ۱۸۳ ع	//	۱۶۶۹	۱۸ سال	

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	امتداد زمانہ	مدت سلطنت	حالات
۷۸	مکھ پال	گوبند پال	سمت ۲۵۸ ب سنہ ۲۰۱ ع	دہلی	۱۶۵۱	۲۲ سال	
۷۹	ہرچند پال	مکھ پال	سمت ۲۸۰ ب سنہ ۲۲۳ ع	//	۱۶۲۹	۱۳ سال	
۸۰	مہی پال	امرت پال بن ہرچند پال	سمت ۲۹۳ ب سنہ ۲۳۶ ع	//	۱۶۱۶	۱۵ سال	
۸۱	ہرپال	مہی پال	سمت ۳۰۸ ب سنہ ۲۵۱ ع	//	۱۶۰۱	۱۴ سال	
۸۲	مدن پال	ہرپال	سمت ۳۲۲ ب سنہ ۲۶۵ ع	//	۱۵۸۷	۱۸ سال	
۸۳	کرم پال	مدن پال	سمت ۳۴۰ ب سنہ ۲۸۱ ع	//	۱۵۶۹	۱۵ سال	
۸۴	بکرم پال یا کھیم پال	کرم پال	سمت ۳۵۵ ب سنہ ۲۹۸ ع	//	۱۵۵۴	۱۲ سال ۲۳۲	تیرہ آدمیوں نے دو سو بتیس برس حکومت کی۔ اخیر کو راجہ ملوک چند بھٹراج کے راجہ لڑ کر فتح پائی +

۸۵	ملوک چند	۰	سمت ۳۶۷ ب سنہ ۳۱۰ ع	دہلی	۱۵۴۲	۲ سال		
۸۶	بکرم چند	ملوک چند	سمت ۳۶۹ ب سنہ ۳۱۲ ع	〃	۱۵۴۰	۱۳ سال		
۸۷	کاہنچند	بکرم چند	سمت ۳۸۲ ب سنہ ۳۲۵ ع	〃	۱۵۲۷	ایک سال		
۸۸	رام چند	کاہنچند	سمت ۳۸۳ ب سنہ ۳۲۶ ع	〃	۱۵۲۶	۱۱ سال		
۸۹	دہیر چند	رامچندر	سمت ۳۹۴ ب سنہ ۳۳۷ ع	〃	۱۵۱۵	۱۵ سال		
۹۰	کلیان چند	دہیر چند	سمت ۴۰۹ ب سنہ ۳۵۲ ع	〃	۱۵۰۰	۱۶ سال		
۹۱	بھیم چند	کلیان چند	سمت ۴۲۵ ب سنہ ۳۶۸ ع	〃	۱۵۰۰	۲۶ سال		
	ہر چند	بھیم چند	سمت ۴۳۷ ب سنہ ۳۸۰ ع	〃	۱۴۷۲	۱ سال		

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	امتداد زمانہ	مدت سلطنت	حالات
۹۳	گوبند چند	ہر چند	سمت ۳۳۸ ب / سنہ ۳۸۱ ع	دہلی	۱۴۷۱	۱۳ سال	
۹۴	رانی پیم دیوی	زوجہ گوبند چند	سمت ۴۵۱ ب / سنہ ۳۹۱ ع	〃	۱۴۵۸	۱ سال / ۸۵	دس آدمیوں نے پچاسی برس حکومت کی اور جب رانی پیم دیوی مری۔ تو لوگوں نے مل کر ہر پریم فقیر کو گدی پر بٹھایا +
۹۵	ہر پریم	۰	سمت ۴۵۲ ب / سنہ ۳۹۵ ع	〃	۱۴۵۷	۸ سال	
۹۶	گوبند پریم	ہر پریم	سمت ۴۶۰ ب / سنہ ۴۰۳ ع	〃	۱۴۴۹	۲۰ سال	
۹۷	گوپال پریم	گوبند پریم	سمت ۴۸۰ ب / سنہ ۴۲۳ ع	〃	۱۴۲۹	۱۶ سال	-
۹۸	مہایا تر	گوپال پریم	سمت ۴۹۶ ب / سنہ ۴۳۹ ع	〃	۱۴۱۳	۷ سال / ۵۱	چار آدمیوں نے اکیاون برس حکومت کی۔ اخیر کو مہایا تر ریاست چھوڑ کر فقیر ہو گیا۔ یہ خبر سنکر راجہ دہی سین بنگالہ کے راجہ نے دہلی پر قبضہ
۹۹	دہی سین	۰	سمت ۵۰۳ ب / سنہ ۴۴۶ ع	〃	۱۴۰۶	۱۸ سال	

۱۰۰	بلاول سین	دہی سین		دہلی	سمت ۵۲۱ ب سنہ ۴۶۴ ع	۱۳۸۸	۱۲ سال	
۱۰۱	کنور سین	بلاول سین		〃	سمت ۵۳۳ ب سنہ ۴۷۶ ع	۱۳۷۶	۱۵ سال	
۱۰۲	مادھو سین	کنور سین		〃	سمت ۵۴۸ ب سنہ ۴۹۱ ع	۱۳۶۱	۱۵ سال	
۱۰۳	سورسین	مادھو سین		〃	سمت ۵۶۳ ب سنہ ۵۰۶ ع	۱۳۴۶	۶ سال	
۱۰۴	بھیم سین	سورسین		〃	سمت ۵۶۹ ب سنہ ۵۱۲ ع	۱۳۴۰	۵ سال	
۱۰۵	کان سین	بھیم سین		〃	سمت ۵۷۴ ب سنہ ۵۱۷ ع	۱۳۳۵	۵ سال	
۱۰۶	ہر سین	کان سین		〃	سمت ۵۷۹ ب سنہ ۵۲۲ ع	۱۳۳۰	۹ سال	
۱۰۷	گن سین	ہر سین		〃	سمت ۵۸۸ ب سنہ ۵۳۱ ع	۱۳۲۱	۲ سال	

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	اندازہ زمانہ	مدت سلطنت	حالات
۱۰۸	نرائن سین	کہن سین	سمت ۵۹۰ ب سنہ ۵۳۳ ع	دہلی	۱۳۱۹	۲۷ سال	
۱۰۹	دمودر سین	نرائن سین	سمت ۶۱۷ ب سنہ ۵۶۰ ع	//	۱۲۹۲	۱۱ سال ۱۲۵	بارہ آدمیوں نے ۱۲۵ برس حکومت کی۔ اخیر کو ارکان ریاست نے راجہ دیپ سنگھ کو ہستان کو راجہ سے سازش کرکے دلی میں بلالیا۔
۱۱۰	راجہ دیپ سنگھ کوہی	۰	سمت ۶۲۸ ب سنہ ۵۷۱ ع	//	۱۲۸۱	۱۷ سال	
۱۱۱	رن سنگھ	دیپ سنگھ	سمت ۶۴۵ ب سنہ ۵۸۸ ع	//	۱۲۶۴	۱۴ سال	
۱۱۲	راج سنگھ	رن سنگھ	سمت ۶۵۹ ب سنہ ۶۰۲ ع	//	۱۲۵۰	۹ سال	
۱۱۳	شیر سنگھ	راج سنگھ	سمت ۶۶۸ ب سنہ ۶۱۱ ع	//	۱۲۴۱	۴۵ سال	
۱۱۴	ہر سنگھ	شیر سنگھ	سمت ۷۱۳ ب سنہ ۶۵۶ ع ۳۷ جلوسی	//	۱۱۹۶	۱۳۰ سال	

۱۱۵	جیون سنگھ	ہرسنگھ	سمت ۷۲۶ ب سنہ ۶۶۹ غ سنہ ۵۰ ھ	دہلی	۱۱۸۳	۷ سال ۱۰ ماہ	چھ آدمیوں نے ایک سو پانچ برس حکومت کی۔ اخیر کو انکپال تنور نے دلی پر فتح پائی ؛
۱۱۶	انکپال تنور	اوکھرسین	سمت ۷۳۳ ب سنہ ۶۷۶ غ سنہ ۵۷ ھ	//	۱۱۷۶	۱۸ سال	
۱۱۷	باسدیو	انکپال	سمت ۷۵۱ ب سنہ ۶۷۶ غ سنہ ۵۷ ھ	//	۱۱۵۸	۱۹ سال ایک شہر ۱۸ یوم	
۱۱۸	کنک پال	باسدیو	سمت ۷۷۰ ب سنہ ۷۱۳ غ سنہ ۹۵ ھ	//	۱۱۳۹	۲۱ سال ۳ شہر ۲۸ یوم	
۱۱۹	پرتھی پال	کنک پال	سمت ۷۹۲ ب سنہ ۷۳۵ غ سنہ ۱۱۷ ھ	//	۱۱۱۸	۱۹ سال ۶ شہر ۱۹ یوم	
۱۲۰	جیدیو	پرتھی راج	سمت ۸۱۱ ب سنہ ۷۵۴ غ سنہ ۱۳۷ ھ	//	۱۰۹۹	۲۱ سال ۷ شہر ۲۸ یوم	
۱۲۱	ہرپال	جیدیو	سمت ۸۳۲ ب سنہ ۷۷۵ غ سنہ ۱۵۹ ھ	//	۱۰۷۷	۱۴ سال ۴ شہر ۹ یوم	
۱۲۲	اودی راج	ہرپال	سمت ۸۴۶ ب سنہ ۷۸۹ غ سنہ ۱۷۳ ھ	//	۱۰۶۳	۲۶ سال ۷ شہر ۱۱ یوم	

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	امتداد زمانہ	مدت سلطنت	حالات
۱۲۳	بجھراج	اودی راج	سمہ ۸۷۲ ب سنہ ۸۱۶ غ سنہ ۲۰۱ ھ	دہلی	۱۰۳۶	۲۱ سال ۱ شہر ۱۳ یوم	
۱۲۴	انکپال	بجھراج	سمہ ۸۹۴ ب سنہ ۸۳۷ غ سنہ ۲۲۳ ھ	〃	۱۰۱۵	۲۲ سال ۳ شہر ۱۶ یوم	
۱۲۵	رکھپال	انکپال	سمہ ۹۱۶ ب سنہ ۸۵۹ غ سنہ ۲۴۳ ھ	〃	۹۹۳	۲۱ سال ۹ شہر ۵ یوم	
۱۲۶	نیکپال	رکھپال	سمہ ۹۳۸ ب سنہ ۸۸۱ غ سنہ ۲۶۸ ھ	〃	۹۷۱	۴ سال ۴ یوم	
۱۲۷	گوپال	نیکپال	سمہ ۹۴۰ ب سنہ ۸۸۳ غ سنہ ۲۷۰ ھ	〃	۹۶۹	۱۸ سال ۲ شہر ۱۵ یوم	
۱۲۸	سلکھن	گوپال	سمہ ۹۵۸ ب سنہ ۹۰۱ غ سنہ ۲۸۹ ھ	〃	۹۵۱	۲۵ سال ۲ شہر ۱۰ یوم	
۱۲۹	جیپال	سلکھن	سمہ ۹۹۲ ب سنہ ۹۲۶ غ سنہ ۳۱۴ ھ	〃	۹۲۶	۱۶ سال ۴ شہر ۱۳ یوم	

۱۳۰	کنور پال	جیپال	سمت ۱۰۰۰ ب ۹۴۳ غ ۳۳۲ ھ	دہلی	۹۰۹	۲۹ سال ۹ شہر ۱۱ یوم	
۱۳۱	انیکپال	کنور پال	سمت ۱۰۲۹ ب ۹۷۲ غ ۳۶۲ ھ	〃	۸۸۰	۲۹ سال ۶ شہر ۱۸ یوم	
۱۳۲	بجی پال	انیکپال	سمت ۱۰۵۵ ب ۱۰۰۲ غ ۳۹۳ ھ	〃	۸۵۰	۲۴ سال یک شہر ۶ یوم	
۱۳۳	مہی پال	بجی پال	سمت ۱۰۸۳ ب ۱۰۲۶ غ ۴۱۷ ھ	〃	۸۲۶	۲۵ سال ۲ شہر ۱۳ یوم	
۱۳۴	اکرپال	مہی پال	سمت ۱۱۰۸ ب ۱۰۵۱ غ ۴۴۳ ھ	〃	۸۰۱	۲۰ سال ۲ شہر ۱۵ یوم	
۱۳۵	پرتھی راج	اکرپال	سمت ۱۱۲۹ ب ۱۰۷۲ غ ۴۶۵ ھ	〃	۷۸۰	۲۲ سال ۳ شہر ۱۶ یوم ~~۱۹ سال ۸ شہر ۱۸ یوم~~	بیس آدمیوں نے چار سو انیس برس سات مہینے اٹھائیس دن حکومت کی۔ اخیر کو بیلدیو چوہان نے فتح پائی۔
۱۳۶	بیلدیو	۰	سمت ۱۱۵۲ ب ۱۰۹۵ غ ۴۸۹ ھ	〃	۷۵۷	۶ سال یک شہر ۴ یوم	
۱۳۷	امرگنگو	بیلدیو	سمت ۱۱۵۸ ب ۱۱۰۱ غ ۴۹۹ ھ	〃	۷۵۱	۵ سال ۲ شہر ۵ یوم	

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	امتداد زمانہ	مدت سلطنت	حالات
۱۳۸	گھرپال	امرکنکو	سمت ۱۱۶۳ ب سنہ ۱۱۰۶ ع سنہ ۵۰۰ ھ	دہلی	۷۴۶	۲۰ سال یک شہر ۵ یوم	
۱۳۹	سمیر	گھرپال	سمت ۱۱۸۳ ب سنہ ۱۱۲۶ ع سنہ ۵۲۰ ھ	〃	۷۲۶	۷ سال ۴ شہر ۲ یوم	
۱۴۰	جاہرا	سمیر	سمت ۱۱۹۰ ب سنہ ۱۱۳۳ ع سنہ ۵۲۸ ھ	〃	۷۱۹	۴ سال ۴ شہر ۸ یوم	
۱۴۱	ناک دیو	جاہرا	سمت ۱۱۹۵ ب سنہ ۱۱۳۸ ع سنہ ۵۳۳ ھ	〃	۷۱۴	۳ سال یک شہر ۵ یوم	
۱۴۲	رائے پتھورا	ناک دیو	سمت ۱۱۹۸ بکرمی سنہ ۱۱۴۱ ع سنہ ۵۳۶ ھ	دہلی و اجمیر	۷۱۱	۹۴ سال ۵ شہر ایک یوم ۹۵ سال ۷ شہر	سات آدمیوں نے پچانوے برس سات مہینے حکومت کی۔ اخیر کو رائے پتھورا معزالدین محمد بن سام عرف سلطان شہاب الدین غوری کی لڑائی میں مارا گیا۔ اور سلطنت مسلمانوں کے گھرانے میں چلی گئی۔ اور اگرچہ غزنکا بادشاہ غیاث الدین محمد بن سام سلطان شہاب الدین کا بھائی تھا۔ لیکن سلطان شہاب الدین نے ہندوستان کی فتح خود آپ کی تھی۔ اور اسکو بذاتہ تسلط عظیم تھا۔ بسواسطے سلطان شہاب الدین ہی فتح کی تاریخ سے دہلی کی بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے

نمبر شمار	نام فرماں روا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دارالسلطنت	استادوزنامہ	مدت سلطنت	سال وفات	مدت عمر	مدفن	حالات
۱۴۳	شہاب الدین الملقب بہ ابوالمظفر سلطان معزالدین محمد	بہاؤالدین سام	غوری	۰	۵۸۷ھ سنہ ۱۱۹۱ء ۱۲۴۸ بکرمی	محل فتح موضع زین عرف تلاوڑی کنارِ آب سرستی	غزنی	۶۶۱	۱۵ سال	سوم شعبان سنہ ۶۰۲ھ ۱۲۰۵ء	۰	غزنی اپنے بیٹے کے مقبرہ میں	لاہور سے غزنی جاتے ہوئے دمیک کے مقام میں گکھڑوں نے مار ڈالا۔ اور غزر کے سلطنت پر اسکا بھتیجا سلطان محمود بیٹھا۔ اور چونکہ قطب الدین ایبک شہاب الدین کی طرف سے ہندوستان کا سپہ سالار تھا۔ اور اس نے بہت قوت جمع پہنچائی تھی۔ اسلئے سلطان غموذ نے ہندوستان کی بادشاہی قطب الدین ایبک کو بخشدی۔ اور خط آزادی اور چتر بادشاہی بھیجدیا۔ اور قطب الدین لاہور تک اسے استقبال کو گیا ✦
۱۴۴	سلطان قطب الدین ایبک	غلام سلطان شہاب الدین غوری	ترک	۰	۰	لاہور	لاہور	۶۴۷	۴ سال چند ماہ	سنہ ۶۰۷ھ سنہ ۱۲۱۰ء	۰۰	لاہور	لاہور میں حالت چوگان بازی کے گھوڑے پر سے گر کر مر گیا۔ امرا نے اسکے بیٹے کو تخت پر بٹھلایا ✦
۱۴۵	آرام شاہ	قطب الدین ایبک	ترک	۰	سنہ ۶۰۷ھ سنہ ۱۲۱۰ء	//	//	۶۴۲	چند ماہ	۰	۰	۰	امیر علی اسمٰعیل سپہ سالار۔ اور امیر ابوداؤد دہلی نے اس بادشاہ کی حرکتوں سے ناراض ہو کر سلطان شمس الدین التمش کو جو بدایوں کا حاکم تھا دہلی میں بلایا۔ اور آرام شاہ سے لڑائی ہوئی۔ اور آرام شاہ نے شکست پائی اور سلطان شمس الدین التمش تخت پر بیٹھا ✦
۱۴۶	سلطان شمس الدین التمش غلام و داماد سلطان قطب الدین ایبک	ایلم خان	ترک	۰	سنہ ۶۰۷ھ سنہ ۱۲۱۰ء	قصر سفید واقع قلعہ رائے پتھورا	دہلی	۶۴۲	۲۶ سال	بستم شعبان سنہ ۶۳۳ھ سنہ ۱۲۳۵ء	۰	قلعہ رائے پتھورا عقب مسجد قوۃ الاسلام	بیمار ہو کر مرگیا ✦ سلطان شمس الدین کا تخت پر بیٹھنا تاریخ فرشتہ میں ۶۰۷ھ لکھا ہے۔ اور خلاصۃ التواریخ میں ۶۰۸ھ میں۔ اور تاریخ فرشتہ میں مدت سلطنت چھبیس برس۔ اور خلاصۃ التواریخ میں اٹھائیس برس مندرج ہیں۔ ان دونوں تاریخوں میں تین برس کا اختلاف ہے۔ اسی سبب سے سال جلوس شمس الدین فیروز شاہ کا بموجب تاریخ فرشتہ کے ۶۳۳ھ میں اور بموجب خلاصۃ التواریخ کے ۶۳۶ھ میں آتا ہے۔ اور یہ اختلاف آخر تک چلا جاتا ہے ✦

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	استداد زمانہ	مدت سلطنت	سال وفات	مدت عمر	مدفن	حالات
۱۴۷	رکن الدین فیروز شاہ	شمس الدین التمش	ترک	۰	روز سہ شنبہ ماہ شعبان ۶۳۳ھ سنہ ۱۲۳۵ء	قلعہ رائے پتھورا	دہلی	۶۱۷	۶ ماہ ۲۸ یوم	سنہ ۶۳۵ھ سنہ ۱۲۳۷ء	۰	۰	ملک اعز الدین حاکم ملتان سے جنگ کیلئے لکھنوتی کی طرف روانہ ہوا۔ اسکے پیچھے امرائے سلطان ناصر کو تخت پر بٹھایا۔ بادشاہ یہ خبر سنکر دلی میں آیا۔ اور کیلوکہری کے میدان میں لڑائی ہوئی۔ اسی لڑائی میں پکڑا گیا۔ اور قید میں مر گیا۔
۱۴۸	رضیہ سلطان بیگم	شمس الدین التمش	ترک	۰	سنہ ۶۳۴ھ سنہ ۱۲۳۶ء	قلعہ رائے پتھورا	دہلی	۶۱۶	۳ سال ۶ شہر ۶ یوم	۲۵ ربیع الاول سنہ ۶۳۸ھ سنہ ۱۲۴۰ء	۰	شاہجہان آباد بمحلہ لیلی خانہ گذر ترکمان	جبکہ ملک التونیہ بھٹنڈہ کے حاکم سے لڑائی ہو رہی تھی امرائے مخالفت کر کے سلطان رضیہ کو قلعہ بھٹنڈہ میں قید کیا۔ اور دلی میں بہرام شاہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ بعد اس کے سلطان رضیہ نے ملک التونیہ سے نکاح کر لیا۔ اور وہ فیروز بہرام شاہ سے لڑی آخر کو ماری گئی۔
۱۴۹	معز الدین بہرام شاہ	شمس الدین التمش	ترک	۰	روز شنبہ بست و ہشتم رمضان سنہ ۶۳۷ھ سنہ ۱۲۳۹ء	قلعہ رائے پتھورا	دہلی	۶۱۳	۲ سال یکماہ ۱۰ یوم	ہشتم ذیقعدہ روز دوشنبہ سنہ ۶۳۹ھ سنہ ۱۲۴۱ء	۰	۰	نظام الملک صمد الدین اور امرا نے مخالفت کر کے بادشاہ کو دلی میں محصور کیا۔ اور مہینے تک ہر روز لڑائی ہی۔ آخر کار بادشاہ کو پکڑ کر مار ڈالا اور ملک معز الدین پسر ایلدز کو تخت پر بٹھایا۔ مگر اور امرا اسکے بادشاہ برخلاف ہو گئے اور علاؤ الدین کو جو قصہ سفید میں قید تھا بادشاہ کیا۔
۱۵۰	سلطان علاؤ الدین مسعود شاہ	رکن الدین فیروز شاہ	ترک	۰	ذیقعدہ سنہ ۶۳۹ھ سنہ ۱۲۴۱ء	قلعہ رائے پتھورا	دہلی	۶۱۱	۴ سال یکماہ ۱۰ یوم	سنہ ۶۴۴ھ سنہ ۱۲۴۶ء	۰	۰	اس بادشاہ کے ظلم سے امرا ناراض ہوئے۔ اور سلطان ناصر الدین کو بلا کر بادشاہ کیا۔ اور ۴ محرم سنہ ۶۴۴ھ مطابق سنہ ۱۲۴۶ء علاء الدین کو قید کر لیا۔ اور اسی زمانہ میں قید ہی مر گیا۔

۱۵۱	سلطان ناصر الدین محمود شاہ	شمس الدین التمش	ترک	۰	دیسمبر ۱۲۴۳ء	قصر سفید قلعہ رائے پتھورا	دہلی	-	۶۰۷	۳۰ سال چند ماہ	یازدہم جمادی الاول ۶۶۴ھ ۱۲۶۵ء	۰	۰	دہلی
۱۵۲	الغ خان الملقب بہ سلطان غیاث الدین بلبن	غلام شمس الدین التمش	ترک	۶۰۵ھ ۱۲۰۸ء	جمادی الاول ۶۶۴ھ ۱۲۶۵ء	قصر سفید قلعہ رائے پتھورا	دہلی	۵۸۷	۱۱ سال چند ماہ	۶۸۵ھ ۱۲۸۶ء	۸۰	دار الامان
۱۵۳	معز الدین کیقباد بن بغرا خان بن غیاث الدین بلبن	ناصر الدین بغرا خان بن غیاث الدین بلبن	ترک	۶۶۷ھ ۱۲۶۸ء	۶۶۷ھ ۱۲۱۶ء ۶۸۷ھ ۱۲۸۸ء	قلعہ رائے پتھورا	دہلی قصر کیلوکھری	۵۶۶	سال چند ماہ	۶۸۷ھ ۱۲۸۸ء	۲ سال	۰
۱۵۴	جلال الدین فیروز شاہ خلجی	یغرش	خلجی ترک	۶۸۸ھ ۱۲۲۱ء	اوائل ۶۸۸ھ ۱۲۸۹ء	کیلوکھری	دہلی	۵۶۳	۷ سال چند ماہ	۶۹۵ھ ۱۲۹۵ء	۷ سال	۰
۱۵۵	رکن الدین ابراہیم شاہ	جلال الدین فیروز شاہ	خلجی	۰	رمضان ۶۹۵ھ ۱۲۹۵ء	خشک سبز	دہلی	۵۵۷	۸ ماہ	۰	۰	۰

بیمار ہو کر مر گیا۔ اور چونکہ کوئی وارث نہ تھا۔ امرا نے الغ خاں کو بادشاہ کر لیا +

بیمار ہو کر مر گیا۔ اور ملک فخر الدین کوتوال دہلی اور امرا نے آپس میں صلاح کر کے معز الدین کیقباد کو بادشاہ کیا +

بادشاہ کا فالج ہو گیا اس سبب سے امرا نے اس کے بیٹے کیومرث کو تخت پر بٹھایا مگر امرائے خلجی نے مخالفت کی اور کیومرث کو بہادر پور میں بھگا لے گئے اور بادشاہ کو لاولد مار ڈالا۔ اور ملک جلال الدین خلجی تخت پر بیٹھا۔ یہ وہ آدمیوں نے ترکوں میں سے جو سلاطین غزنویہ کے خلاف ہو گئے تھے سو برس تک بادشاہت کی۔ بعد اس کی سلطنت خاندان خلجیہ میں چلی گئی +

ملک علاء الدین نے دغا سے بادشاہ کو کڑہ مانک پور میں بلایا اور جب بادشاہ کشتی میں سے اترتا تھا۔ اسی وقت اس کو تلوار مار کر مار ڈالا جب یہ خبر دلی میں پہنچی تو ملکہ جہان بادشاہ کی بی بی نے رکن الدین اپنے چھوٹے بیٹے کو تخت پر بٹھایا +

سلطان علاء الدین سے لڑ کر بھاگ گیا۔ اور ملتان علاء الدین دہلی کے تخت پر بیٹھ گیا +

نمبر شمار	نام فرماں روا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دارالسلطنت	اقتدار زمانہ	مدت سلطنت	سال وفات	مدت عمر	مدفن	حالات
۱۵۶	سلطان علاءالدین مسعود	شہاب الدین	خلجی	۰	بست ودو ذی الحجہ ۶۹۵ھ ۱۲۹۵ء	قلعہ رائے پتھورا	دہلی قصبہ سبزی	۵۵۰	۲۰ سال چند ماہ	شب شنبہ ۱۶ شوال ۷۱۶ھ ۱۳۱۶ء	۰	قلعہ رائے پتھورا عقب مسجد قوۃ الاسلام	بیمار ہوکر مرگیا۔ امرا نے باہم صلاح کرکے قطب الدین کو تخت پر بٹھلایا +
۱۵۷	شہاب الدین عمر	سلطان علاءالدین	خلجی	۷۰۹ھ ۱۳۰۹ء	ہفتم شوال ۷۱۶ھ ۱۳۱۶ء	قلعہ علائی	دہلی	۵۳۶	۳ ماہ چند یوم	۰	۰	۰	مبارک خاں ایک تدبیر سے ملک نائب الملہام سلطنت کا مروا کر آپ نائب سلطنت ہوا۔ اور چند روز بعد بادشاہ کو پکڑ کر اندھا کر دیا۔ اور آپ بادشاہ ہوا +
۱۵۸	قطب الدین مبارک شاہ	سلطان علاءالدین	خلجی	۰	محرم ۷۱۷ھ ۱۳۱۷ء	قلعہ علائی	دہلی	۵۳۵	۴ سال یک ماہ ۲۷ یوم	شب پنجم ربیع الاول ۷۲۰ھ ۱۳۲۰ء	۰	۰	جابر بیگ نے بسازش خسرو خاں کو بادشاہ کو قصر ہزار ستون میں مارا۔ اور خسرو خاں تخت پر بیٹھا +
۱۵۹	ناصر الدین خسرو خان	۰	برار	۰	ربیع الاول ۷۲۱ھ ۱۳۲۱ء	قلعہ علائی قصر ہزار ستون	دہلی	۵۳۱	۴ ماہ چند یوم	آخر ماہ رجب ۷۲۱ھ ۱۳۲۱ء	۰	۰	غازی الملک تغلق شاہ دیپالپور کے ملک نے خسرو خاں پر فوج کشی کی اور خسرو خاں حوض علائی کے کنارہ پر نکلا۔ اور میان آویزش میں لڑائی ہوئی۔ اور خسرو خاں بھاگ کر ٹینٹ میں چھپا آخر پکڑا جاکر مارا گیا۔ اور تغلق شاہ بادشاہ ہوا +
۱۶۰ طبقہ تغلقیہ	سلطان غیاث الدین تغلق شاہ	ملک تغلق	ترک	۰	غرہ شعبان ۷۲۱ھ ۱۳۲۱ء	قلعہ علائی	دہلی قلعہ تغلق آباد	۵۳۱	۴ سال چند ماہ	ربیع الاول ۷۲۵ھ ۱۳۲۴ء	۰	تغلق آباد	الغ خاں اسکے بیٹے نے قریب افغانپور کے ایک محل بنایا تھا۔ اسمیں بادشاہ کھانا کھا رہا تھا کہ مکان گر پڑا اور بادشاہ دب کر مرگیا اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا +

۱۶۱	سید محمد عادل تغلق شاہ	غیاث الدین تغلق شاہ	ترک	۰	ربیع الاول ۷۲۵ھ / ۱۳۲۴ء	تغلق آباد	دہلی بعد دولت آباد باز دہلی	۵۲۸	۲۷ سال	بست و یکم محرم ۷۵۲ھ / ۱۳۵۱ء	۰	۰	سفر تغلق میں بیمار ہو کر تہنہ سے چودہ کوس ورے اودھ سنیدہ کے کنارے پر مر گیا۔	
۱۶۲	فیروز شاہ	سالار رجب برادر خورد تغلق شاہ	ترک	۶۹۹ھ / ۱۲۹۸ء	بست و ہشتم محرم ۷۵۲ھ / ۱۳۵۱ء	سیوان	شہر دہلی فیروز آباد	۵۰۱	۳۸ سال ۷ ماہ ۲۰ یوم	سیزدہم رمضان ۷۹۰ھ / ۱۳۸۸ء	۹۱ سال	حوض خاص	ایوجہ الخاطب بخواجہ جہان نے دہلی میں غیاث الدین محمد کو تخت پر بٹھایا تھا کہ فیروز شاہ نے اٹھا دیا۔ بعد چند مدت کے فیروز شاہ نے اپنے بیٹے جی شہزادہ فتح خاں کو تخت پر بٹھایا اور اس کا خطبہ اسکے نام پر کر دیا۔ اور جب وہ مر گیا تو محمد خاں کو ناصر الدین محمد شاہ خطاب دے کر تخت پر بٹھایا۔ مگر امرا نے اس سے مخالفت کی۔ اور لشکر دسرور کی طرف بھگا دیا۔ اور تغلق شاہ کو تخت پر بٹھایا۔ اور اسی عرصہ میں فیروز شاہ مر گیا۔ اور تغلق شاہ مستقل بادشاہ رہا۔	
۱۶۳	سلطان غیاث الدین تغلق شاہ ثانی	شاہزادہ فتح خاں	ترک	۰	۷۹۲ھ / ۱۳۸۹ء	فیروز آباد	دہلی	۴۶۴	۵ ماہ ۸ یوم	بست و یکم صفر ۷۹۲ھ / ۱۳۸۹ء	۰	۰	ملک رکن الدین وزیر نے اس بادشاہ کو مار ڈالا اور ابوبکر شاہ کو تخت پر بٹھلایا۔	
۱۶۴	ابوبکر شاہ	ظفر خاں بن فیروز شاہ	ترک	۰	صفر ۷۹۱ھ / ۱۳۸۹ء	فیروز آباد	دہلی	۴۶۴	یک سال ۶ ماہ چند یوم	بست و یکم محرم ۷۹۲ھ / ۱۳۸۹ء	۰	۰	یہ بادشاہ امرا کو اپنے سے مخالف دیکھکر اور ناصر الدین محمد شاہ کے آنے کی خبر سنکر میوات میں چلا گیا۔ اور ناصر الدین محمد شاہ دہلی میں آن کر تخت پر بیٹھ گیا اور ابوبکر شاہ کو پکڑ کر قلعہ میرٹھ میں قید کیا جہاں مر گیا۔	

سلسلۃ الملوک

نمبر شمار	نام خطاب و القاب	نام پدر	قوم	مدت عمر	سال وفات	مدت سلطنت	اقتدار زمانہ	دار السلطنت	محل جلوس	سال جلوس	مال الولایت	عالات	مدفن
۱۶۵	ناصر الدین محمد شاہ	فیروز شاہ	تغلق		ہفدہم ربیع الاول سنہ ۷۹۶ھ ۱۳۹۴ء	۱۳ سال ۵ ماہ چند یوم	۴۶۳	دہلی	فیروز آباد	نوزدہم رمضان سنہ ۷۹۲ھ ۱۳۸۹ء	دوشنبہ سوم جمادی الاول سنہ ۷۵۳ھ ۱۳۵۲ء	بیمار ہو کر جالیسر میں مرگیا۔ ہمایوں شاہ مقتدر شاہ کا بیٹا بادشاہ ہوا۔	حوض خاص
۱۶۶	علاؤ الدین سکندر شاہ	ناصر الدین محمد شاہ	ترک		بیسواں ربیع الاول سنہ ۷۹۶ھ ۱۳۹۳ء	یکساہ چند یوم	۴۵۹	دہلی	فیروز آباد	نوزدہم ربیع الاول سنہ ۷۹۶ھ ۱۳۹۳ء	۰	بیمار ہو کر مرگیا۔ بعد اس کے پندرہ روز تک امرا میں گفتگو ہوتی رہی کہ کس کو بادشاہ کریں۔ آخر محمود شاہ کو تخت پر بٹھایا۔	حوض خاص
۱۶۷	ناصر الدین محمود شاہ	ناصر الدین محمد شاہ	ترک	۰	ذیقعدہ سنہ ۸۱۵ھ ۱۴۱۲ء	۱۹ سال ۸ ماہ چند یوم	۴۵۹ ۴۵۸ و ۴۵۴ ۴۵۵ و ۴۵۳	دہلی	فیروز آباد شہر فیروز آباد کوشک سبزی	جمادی الاول سنہ ۷۹۶ھ ۱۳۹۳ء سنہ ۷۹۸ھ ۱۳۹۵ء سنہ ۸۰۱ھ ۱۳۹۹ء سنہ ۸۰۰ھ ۱۳۹۷ء و سنہ ۸۰۲ھ ۱۳۹۹ء	۰	نصرت شاہ فتح خاں بن فیروز شاہ کو اقبال خاں غرفبلو نے تخت پر بٹھا دیا تھا۔ اور پھر اقبال خاں فیروز آباد پر قابض ہوگیا۔ اور کبھی یہ بادشاہ بھاگ گیا اور کبھی پھر آگیا۔ اور اسی درمیان میں امیر تیمور بھی دلی میں آیا۔ آخر کو یہ بادشاہ بیمار رہ کر کیمتھل سے مراجعت کرتے وقت مرگیا۔ امرائے دولت خاں کو بادشاہ کیا۔	۰
۱۶۸	امیر تیمور	امیر طراغائی	چغتائی	۶۸ سال ۸ ماہ ۱۵ یوم	شب شنبہ ہفدہم شعبان سنہ ۸۰۷ھ ۱۴۰۵ء	۱۵ یوم	۴۵۴	سمرقند	شہر فیروز آباد	شب شنبہ بیستم شعبان سنہ ۸۰۱ھ ۱۳۹۸ء	۰		سمرقند

۱۶۸ طبقات	دولت خاں	۔	لودھی	۔	محرم ۸۱۶ھ / ۱۴۱۳ء	۔	کوشک سری	دہلی	۴۳۹	یک سال دو ماہ چند روز	۸۱۷ھ / ۱۴۱۴ء	۔	۔	خضرخاں نے لی پر فوج کشی کی اور غیاث خاں کو شکست دی پھر خود ہٹوا۔ آخر کار خضرخاں کے پاس چلا آیا اور اس نے فیروز آباد میں قید کر دیا۔ اور وہیں مر گیا ✦
۱۶۹	خضرخاں	ملک سلیمان	سید	۔	پانزدہم ربیع الاول ۸۱۸ھ / ۱۴۱۵ء	۔	کوشک سری	دہلی	۴۳۸	۷ سال ۲ ماہ ۲ روز	ہفدہم جمادی الاول ۸۲۴ھ / ۱۴۲۱ء	۔	دہلی	اٹاوہ میں بیمار ہو کر دلی میں آیا اور مر گیا۔ اور اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا ✦
۱۷۰	معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ	خضرخاں	سید	۔	ہفدہم جمادی الاول ۸۲۴ھ / ۱۴۲۱ء	۔	کوشک سری	دہلی	۴۳۱	۱۳ سال یک ماہ چند یوم	نہم رجب ۸۴۷ھ / ۱۴۴۳ء	۔	دہلی مبارک پور کوٹلہ	قلعہ مبارک آباد میں جو اس بادشاہ نے دریا کے کنارہ پر بنایا تھا۔ ممبرالملک صدر قاضی عبد المقتدر نے اس بادشاہ کو مار ڈالا۔ اور سرور الملک وزیر کو وزیر کی۔ اس نے صلاح کر کے محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا ✦
۱۷۱	سلطان محمد شاہ	فرید خان بن خضرخاں	سید	۔	نہم رجب ۸۲۷ھ / ۱۴۲۳ء	۔	کوشک سری	دہلی	۴۱۹	۱۲ سال چند ماہ	۸۴۹ھ / ۱۴۴۵ء	۔	۔	بیمار ہو کر مر گیا اور اس کا بیٹا بادشاہ ہوا ✦
۱۷۲	سلطان علاؤ الدین عالم شاہ	محمد شاہ	سید	۔	۸۴۹ھ / ۱۴۴۵ء	۔	کوشک سری	دہلی	۴۰۷	۶ سال چند ماہ	۸۸۳ھ / ۱۴۷۸ء	۔	۔	بادشاہ بداؤں میں جا پڑا اور ملک بہلول لودھی دہلی پر قابض ہو کر تخت پر بیٹھا ✦
۱۷۳ طبقات	سلطان بہلول	ملک کالا	لودھی	۔	ہفدہم ربیع الاول ۸۵۵ھ / ۱۴۵۱ء	۔	کوشک سری	دہلی	۴۰۲۶	۳۸ سال ۸ ماہ ۷ یوم	۸۹۴ھ / ۱۴۸۹ء	۔	دہلی متصل دگاہ چراغ دہلی	بیمار ہو کر مر گیا اور خانخانان قریٰ نے اس کے بیٹے کو تخت پر بٹھایا ✦

سلسلۃ الملوک

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دارالسلطنت	استمرار	سلطنت	سال وفات	مدت عمر	مدفن	
۱۷۴	سلطان سکندر	سلطان بہلول	لودھی	۔	سنہ ۸۹۴ھ / ۱۴۸۸ء	قصبہ جلالی	دہلی بعہدہ آگرہ	۳۶۴	۲۸ سال ۵ ماہ	یکشنبہ ہفتم ذیقعدہ سنہ ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء	۔	دہلی	اس بادشاہ کے عہد میں ہندوؤں نے فارسی لکھنا اور پڑھنا شروع کیا۔ اس سے پہلے کوئی نہ پڑھتا تھا۔ آخر بیمار رہ کر مرگیا ✦
۱۷۵	سلطان ابراہیم	سلطان سکندر	لودھی	۔	ذیقعدہ سنہ ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء	آگرہ	آگرہ	۳۳۵	۸ سال چند ماہ	ہشتم رجب سنہ ۹۳۲ھ / ۱۵۲۶ء	۔	پانی پت	پانی پت کے میدان میں بابر بادشاہ کی لڑائی میں مارا گیا۔ اور سلطانوں کے خاندان میں بادشاہت چلی گئی ✦
۱۷۶ لقبہ منقولی	ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ	عمر شیخ میرزا	چغتائی	سنہ ۸۸۸ھ / ۱۴۸۳ء	رجب سنہ ۹۳۲ھ / ۱۵۲۶ء	دہلی	آگرہ	۳۲۷	۴ سال ۱۰ ماہ چند روز	دوشنبہ شش جمادی الاول سنہ ۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء	۴۹ سال چند ماہ	کابل	بیمار رہ کر مرگیا ✦
۱۷۷	نصیرالدین محمد ہمایوں بادشاہ مرتبہ اول	بابر بادشاہ	چغتائی	ذیقعدہ سنہ ۹۱۳ھ / ۱۵۰۸ء	جمادی الاول سنہ ۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء	آگرہ	آگرہ بعہدہ دہلی	۳۲۲	۱۱ سال ۵ ماہ چند روز	یازدہم ربیع الاول سنہ ۹۶۳ھ / ۱۵۵۵ء	۴۹ سال ۳ ماہ ۲۶ یوم	دہلی مقبرہ ہمایوں	شیر شاہ کی لڑائی میں شکست ہوئی۔ اور بادشاہ ایران کے پاس چلا گیا ✦
۱۷۸ لقبہ الغ خان	فرید خاں المتلقب بہ شیر شاہ	حسن	افغان سور	سنہ ۸۶۶ھ / ۱۴۶۳ء	رجب سنہ ۹۴۰ھ / ۱۵۳۴ء	آگرہ	دہلی	۳۱۱	۴ سال ۴ ماہ ۱۵ یوم	دوازدہم ربیع الاول سنہ ۹۵۳ھ / ۱۵۴۵ء	۷۴ سال ۸ ماہ چند روز	سہسرام	کالنجر کی قلعہ کی لڑائی میں باروت سے جل کر مرگیا ✦

۱۷۹	جلال خاں الملقب بہ اسلام شاہ	شیر شاہ	پٹھان سور	صفر ۹۵۳ھ / ۱۵۴۶ء	ہفدہم ربیع الاول ۹۶۲ھ / ۱۵۵۴ء	قلعہ کالنجر	دہلی	دہلی	۳۰۶	۸ سال دو ماہ ۸ یوم	بست و پنجم جمادی الاول ۹۶۱ھ / ۱۵۵۳ء	۵۹ سال ۵ ماہ ۲ چند یوم	۰۰	بیمار ہو کر مر گیا اور فیروز خاں تخت پر بیٹھا ✦
۱۸۰	فیروز شاہ	اسلام شاہ	پٹھان سور	ربیع الثانی ۹۴۹ھ / ۱۵۴۲ء	بست و ششم جمادی الاول ۹۶۰ھ / ۱۵۵۳ء	دہلی	دہلی	دہلی	۲۹۹	۳ یوم	بست و ہم جمادی الاول ۹۶۱ھ / ۱۵۵۳ء	۱۲ سال چند یوم	۰۰	مبارز خاں اس کے ماموں نے مار ڈالا اور آپ تخت پر بیٹھ گیا ✦
۱۸۱	مبارز خاں الملقب بہ محمد عادل شاہ	نظام خاں	پٹھان سور	شعبان ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء	بست و دہم جمادی الاول ۹۶۱ھ / ۱۵۵۳ء	دہلی	دہلی	دہلی	۲۹۹	۱۱ ماہ ۷ یوم	۰	۰	۰	ابراہیم خاں بنی عم شیر شاہ سے لڑ کر شکست پائی ✦
۱۸۲	سلطان ابراہیم	۰	پٹھان سور	۹۰۳ھ / ۱۴۹۷ء	ششم جمادی الاول ۹۶۲ھ / ۱۵۵۴ء	دہلی	دہلی	دہلی	۲۹۸	۲ ماہ ۷ یوم	۹۷۷ھ / ۱۵۶۷ء	۶۲ سال	۰	اخخاں بنی عم شیر شاہ سے لڑ کر شکست پائی ✦
۱۸۳	احمد خاں الملقب بہ سکندر شاہ	حسین خاں	پٹھان سور	ربیع الاول ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء	نہم رجب ۹۶۲ھ / ۱۵۵۴ء	خرج	دہلی	دہلی	۲۹۸	دو ماہ	۰	۰	۰	ہمایوں بادشاہ سے شکست پا کر بنگالہ کیطرف بھاگ گیا ✦
۱۸۴ طبقہ مغولیہ	نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ مرتبہ دوم	بابر بادشاہ	چغتائی	شب شنبہ رمضان ۹۱۳ھ / ۱۵۰۷ء	چہاردہم ربیع الثانی ۹۶۳ھ / ۱۵۵۵ء	دہلی	دہلی	دہلی	۲۹۸	۶ ماہ چند یوم	یازدہم ربیع الاول ۹۶۳ھ / ۱۵۵۵ء	۴۹ سال ۱۰ ماہ ۶ یوم	دہلی متصل ہمایوں	شیر منڈل واقع قلعہ کہنہ میں سے اترتے وقت گر پڑا اور کئی دن بعد انتقال کیا ✦

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	محل جلوس	سال جلوس	دارالسلطنت	استداد زمانہ	مدت سلطنت	سال وفات	مدت عمر	مدفن	حالات
۱۸۵	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	ہمایوں بادشاہ	چغتائی	شب یکشنبہ پنجم رجب ۹۴۹ھ / ۱۵۴۲ء	آگرہ	دوم ربیع الثانی ۹۶۳ھ / ۱۵۵۶ء	آگرہ	۲۹۷	۵۱ سال ۶ ماہ ۲ یوم	جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۵ء	۶۴ سال ۱۱ ماہ ۸ یوم	اکبرآباد متصل بہشت آباد سکندرہ	بیمار ہو کر مر گیا +
۱۸۶	ابوالمظفر نورالدین جہانگیر	اکبر بادشاہ	چغتائی	چہارشنبہ ہفدہم ربیع الاول ۹۷۷ھ / ۱۵۸۶ء	آگرہ	پنجشنبہ چہاردہم ربیع الثانی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۵ء	آگرہ	۲۴۷	۲۱ سال ۸ ماہ ۱۳ یوم	بست و ہفتم صفر ۱۰۳۶ھ / ۱۶۲۶ء	۵۸ سال ۱۱ ماہ ۱۰ یوم	لاہور	بیمار ہو کر مر گیا۔ امرا نے بنظر مصلحت داور بخش کو بادشاہ کر دیا اور خفیہ شاہجہان کو بلایا +
۱۸۷	عدیم المثال المخاطب بہ سپہ سلطان داور بخش	شہزادہ سلطان خسرو بن جہانگیر	چغتائی	ذیقعدہ ۱۰۱۰ھ / ۱۶۰۱ء	راجپوری	بست و ششم ربیع الاول ۱۰۲۶ھ / ۱۶۲۶ء	آگرہ	۲۲۶	۲ ماہ چند یوم	بست و ششم ربیع الاول ۱۰۳۶ھ / ۱۶۲۶ء	۲۶ سال	•	جبکہ شاہجہان لاہور میں پہنچا تو آصف جاہ نے اس بیچارے کو مار ڈالا اور شاہجہان کو تخت پر بٹھایا +
۱۸۸	شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ	جہانگیر بادشاہ	چغتائی	پنجشنبہ بست و ششم ذوالحجہ ۱۰۰۵ھ / ۱۵۹۷ء	لاہور	روز یکشنبہ بست و ششم جمادی الاول ۱۰۳۷ھ / ۱۶۲۷ء	آمرہ بعد شاہجہان آباد	۲۲۶	۳۲ سال چند ماہ	رجب ۱۰۷۶ھ / ۱۶۶۵ء	۷۶ سال ۴ ماہ ۲۶ یوم	آگرہ تاج گنج	عالمگیر اس کو قید کر کے خود تخت پر بیٹھا۔ اور شاہجہان نے سال نہم جلوس عالمگیری میں انتقال کیا +
۱۸۹	ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر	شاہجہان	چغتائی	شب یکشنبہ یازدہم ذیقعدہ ۱۰۲۸ھ / ۱۶۱۸ء	آبزآباد متصل سرہند	روز جمعہ یکم ذیقعدہ ۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۷ء	دہلی	۱۹۵	۵۰ سال ۲۷ یوم	ہشتم ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ / ۱۷۰۶ء	۹۲ سال ۱۷ یوم	اورنگ آباد	بیمار ہو کر مر گیا محمد معظم معہ خاں کی سعی سے دلی کے تخت پر بیٹھا۔ اور اپنے بھائیوں سے لڑ کر فتحیاب ہوا +
۱۹۰	محمد اعظم شاہ	اورنگ زیب عالمگیر	چغتائی	سلخ رجب ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۳ء	لاہور	غرہ ذیحجہ ۱۱۱۸ھ / ۱۷۰۶ء	دہلی	۱۴۶	۵ سال یک ماہ ۲۱ یوم	بست یکم محرم ۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ء	۷۰ سال ۶ ماہ	دہلی قطب صاحب	بمقام موضع جاجو مضاف سرہند اکبرآباد اپنے بھائی سے لڑ کر فتح پائی۔ آخر کو آپ بھی بیمار ہو کر مر گیا۔ اور اس کے بیٹوں کی بادشاہت سے لڑائی ہوئی۔ اور معزالدین جہاندار شاہ سب پر غالب آیا +
		عالمگیر			احمد نگر	۱۱۱۹ھ / ۱۷۰۷ء				۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ء		مقبرہ ہمایوں	

سلالۃ الملوک

۱۹۱	معزالدین جہاندار شاہ عظیم الشان رفیع الشان مجتبیٰ اختر	شاہ عالم بہادر شاہ	چغتائی	۱۲ رمضان ۱۰۷۲ھ / ۱۶۶۱ء	۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ء	شاہجہاں آباد و بعد فتح لاہور بنگالہ شاہجہاں آباد	دہلی	۱۴۰	۱۱ ماہ ۵ یوم	روز جمعہ ہشتم محرم ۱۱۲۵ھ / ۱۷۱۳ء	۶۲ سال ۳ ماہ ۲۸ یوم	دہلی چھتری مقبرہ ہمایوں	فرخ سیر سے لڑ کر پکڑا گیا اور قلعہ دہلی میں مارا گیا۔
۱۹۲	جلال الدین فرخ سیر	عظیم الشان بن بہادر شاہ	چغتائی	روز پنجشنبہ ہجدہم رجب ۱۰۹۰ھ / ۱۶۹۳ء	۱۱۲۵ھ / ۱۷۱۳ء	آگرہ بعدہ شاہجہاں آباد	دہلی	۱۳۹	۶ سال ۳ ماہ ۱۵ یوم	ہشتم ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۸ء	۳۵ سال ۸ ماہ ۲۰ یوم	دہلی صحن مقبرہ ہمایوں	عبداللہ خاں اور حسین علیخاں نے زہر دیکر مار ڈالا۔
۱۹۳	محمد ابوالبرکات سلطان رفیع الدرجات	رفیع الشان بن بہادر شاہ	چغتائی	ہفدہم جمادی الثانی ۱۱۱۱ھ / ۱۶۹۹ء	۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۹ء	شاہجہاں آباد	دہلی	۱۳۴	۳ ماہ ۱۱ یوم	روز شنبہ بستم رجب ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۸ء	۲۰ سال ۱ ماہ ۱۲ یوم	دہلی مقبرہ ہمایوں	بیمار ہوکر مر گیا۔ عبداللہ خاں اور حسین علیخاں نے رفیع الدولہ کو تخت پر بٹھایا۔ اور اکبرآباد میں ہزاری متر سین نے نیکوسیر کو تخت پر بٹھایا۔ مگر نیکوسیر پکڑا گیا۔
۱۹۴	شمس الدین ابوالنصر ابراہیم بادشاہ غازی سلطان نیکوسیر	رفیع الشان بن بہادر شاہ	چغتائی	بیستم صفر ۱۱۱۳ھ / ۱۷۰۱ء	بستم رجب ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۹ء	شاہجہاں آباد — آگرہ	دہلی	۱۳۴	۳ ماہ ۲۸ یوم	ہفدہم ذیقعدہ ۱۱۳۸ھ / ۱۷۱۸ء	۳۸ سال ۹ ماہ ۱۲ یوم	دہلی مقبرہ ہمایوں	بیماری سے مر گیا۔ عبداللہ خاں اور حسین علی خاں نے محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا۔ لیکن جب حسین علی خاں کو بادشاہ نے مروا ڈالا۔ تو عبداللہ خاں نے سلطان ابراہیم کو تخت پر بٹھایا۔ مگر وہ مغلوب ہوا۔

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دارالسلطنت	اندازہ زمانہ	مدت سلطنت	سال وفات	مدت عمر	مدفن	حالات
۱۹۵	روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ بادشاہ سلطان ابراہیم نادر شاہ	نجستہ اختر جہانشاہ بن بہادر شاہ رفیع الشان بن بہادر شاہ	چغتائی	بست و ششم ربیع الاول ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۸ء	۱۱۳۲ھ / ۱۷۱۹ء ۱۱۵۱ھ / ۱۷۳۸ء	شاہجہاں آباد	دہلی	۱۳۴	۲۹ سال ۶ ماہ ۸ یوم	بست و ہشتم ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء	۴۷ سال ۱ ماہ ۱ یوم	دہلی درگاہ حضرت نظام الدین اولیا	بیمار ہو کر مر گیا۔ اور اس کا بیٹا بادشاہ ہوا۔
۱۹۶	عماد الدین ابو نصر احمد شاہ بہادر بادشاہ	محمد شاہ	چغتائی	روز سہ شنبہ بست و ہفتم ربیع الاول ۱۱۴۰ھ / ۱۷۲۷ء	دویم جمادی الاول ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء	پانی پت	دہلی	۱۰۴	۶ سال ۳ ماہ ۸ یوم	بست و ہشتم شوال ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۴ء	۴۸ سال ۶ ماہ	دہلی مقبرہ مریم مکانی	عماد الملک نے پکڑا اور اندھا کر کے قید کر دیا کہ بعد چند مدت کے بیماری سے مر گیا۔
۱۹۷	عزیز الدین عالمگیر ثانی احمد شاہ درانی	معز الدین جہاندار شاہ	چغتائی	۱۰۹۹ھ / ۱۶۸۷ء	روز سہ شنبہ دہم شہان ۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۴ء ۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۶ء	شاہجہاں آباد	دہلی	۹۹	۵ سال ۷ ماہ ۲۸ یوم	روز پنجشنبہ ہشتم ربیع الثانی ۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء	۷۳ سال ۲ چند ماہ	دہلی مقبرہ ہمایوں	عماد الملک کے کہنے سے مالجہ۔ مغل اور رہیلہ قزاخاں نے مار ڈالا۔ اور عالمگیر ثانی کو تخت پر بٹھایا اور شاہ عالم نے بنگالہ میں تخت پر جلوس کیا۔ مگر سلطنت شاہ عالم کی قائم رہی۔

۱۹۸	ابوالمظفر جلال الدین عالمگیر ثانی سلطان علی گوہر شاہ عالم بادشاہ	عالمگیر ثانی	چغتائی	ہفدہم ذیقعدہ ۱۱۸۰ھ / ۱۷۶۷ء	چہاردہم جمادی الاول ۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء	علیم آباد پٹنہ	۰	۹۳	۴۵ سال	ہفتم رمضان ۱۲۰۱ھ / ۱۸۰۶ء	۸۰ سال ۹ ماہ ۲۰ یوم	دہلی قطب صاحب	بیدار بخت کو غلام قادر نے سخت پر بٹھایا تھا کہ بعد مارے جانے غلام قادر کے یہ سلسلہ برہم ہو گیا آخر کار جنرل لیک سپہ سالار انگلشیہ نے دلی کو فتح کیا۔ اور سرکار انگریزی کی عملداری ہونے کے تین برس بعد بادشاہ نے انتقال کیا ✦
	محی الملت ملقب شاہجہان ثانی				۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء								
	احمد شاہ درانی				۱۱۶۳ھ / ۱۷۵۹ء								
	بیدار بخت	احمد شاہ			۱۲۰۲ھ / ۱۷۸۷ء								
۱۹۹	شاہ جارج سوم۔	شاہ جارج دویم	جرمن	۰	فتح دہلی ۱۵ ستمبر ۱۸۰۳ء / ۱۲۱۸ھ	لنڈن	۰	۴۹	۱۷ سال	۱۸۲۰ء / ۱۲۳۶ھ	۸۱ سال	قلعہ ونڈسر	اگرچہ لنڈن کے بادشاہ کی حکومت اور سلطنت ہو گئی۔ الا تیموری کے خاندان پر بھی لقب بادشاہی کا اور تخت و چتر اور قلعہ شاہجہاں آباد کی حکومت قائم رہی ✦
۲۰۰	ابوالنصر معین الدین اکبر شاہ۔	شاہ عالم	چغتائی	شب چہارشنبہ ہفتم رمضان ۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۱ء	۱۲ اور چہارشنبہ ہفتم رمضان ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء	قلعہ شاہجہان آباد		۴۶	۳۱ سال ۹ ماہ ۲۱ یوم	جمعہ بست و ہشتم جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء	۷۹ سال ۱۰ ماہ ۲۱ یوم	دہلی قطب صاحب	
	شاہ جارج چہارم	جارج سوم	جرمن	۰	۱۸۲۰ء / ۱۲۳۶ھ	لنڈن	لنڈن	۳۲	۱۰ سال ۵ ماہ ۹ یوم	۱۸۳۰ء / ۱۲۴۶ھ	۰	قلعہ ونڈسر	

۷۳

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	امتداد زمانہ	مدت سلطنت	سال وفات	مدت عمر	مدفن	حالات
۲۰۱	شاہ ولیم چہارم	جارج سوم	جرمن	۰	۱۸۳۰ء / ۱۲۴۶ھ	لنڈن	لنڈن	۲۲	۶ سال ۱۱ ماہ ۲۴ یوم	۱۸۳۷ء / ۱۲۵۳ھ	۷۲ سال	قلعہ ونڈزر	چونکہ شاہ ولیم چہارم کا کوئی وارث منکوحہ صحیح سے نہ تھا۔ اس واسطے حسب دستور فرنگستان کے ملکہ وکٹوریا کہ قرابت قریبہ بادشاہ سے رکھتی تھیں۔ تخت پر بیٹھیں ٭
	ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ	اکبر شاہ	چغتائی	۱۱۹۰ھ / ۱۷۷۵ء	۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء	قلعہ شاہجہاں آباد	۰	۱۵		۰			
۲۰۲	ملکہ وکٹوریا	بنت ڈیوک آف کنٹ بن جارج سوم	جرمن	۱۹۱۹ء / ۱۲۳۵ھ	۱۸۳۷ء / ۱۲۵۳ھ	لنڈن	لنڈن	۱۵	۰	۰	۰		محمد اللہ کہ کتاب جس طرح کہ دل چاہتا تھا اتمام کو پہنچی۔ اور بڑی خوشی کی یہ بات ہے کہ پندرہ طبع صاحب اقبال صاحب جلال صاحب مجد صاحب مظفر صاحب قہر صاحب سلطان صاحب برٹش ملک کے دردام اقبالہ کے ہوئی۔ جن کی تصنیف شروع ہوئی تھی ٭ ۱۳ سال کی تصنیف شروع ہوئی تھی ٭ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٭

سلسلۃ الملوک

العلم

RRR
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔